سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل، 29۔جون 2021

(یوم الثلاثہ، 18۔ذیقعد 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33: شمارہ 11

767

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آرنوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودات قانون

1. The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.9, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MS KHADIJA UMER:	to move that the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, be passed.

768

2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: SYED USMAN MEHMOOD: MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN:	to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.9, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: SYED USMAN MEHMOOD: MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN:	to move that the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

مورخہ 22-جون 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں

1- شیخ علاؤالدین: (پیش ہو چکی ہے)

معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

2- جناب محمد طاہر پرویز: (پیش ہو چکی ہے)

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے، جس کے باعث حادثات کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس کی بنیادی وجہ شاہراہوں پر سروس روڈ کا نہ ہونا ہے۔ خاص طور پر سائیکل سوار کو بے ہنگم ٹریفک کے باعث کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں واقع تمام چھوٹی بڑی سڑکوں کے ساتھ سروس روڈ بنایا جائے۔ نیز آئندہ سے تمام نئے منصوبہ جات میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ہر نئی سڑک کے ساتھ سروس روڈ بن سکے اور سائیکل سوار اور پیدل چلنے والوں کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

769

2۔ چودھری افتخار حسین چھچھر: (پیش ہو چکی ہے) اس ایوان کی رائے ہے کہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں آؤٹ فال دریائے ستلج کے مقام پر جہاں ہزاروں لوگ تفریح کیلئے آتے ہیں، سرکاری اراضی پر ایک فاریسٹ تفریحی پارک بنایا جائے تاکہ سیاحت کو فروغ مل سکے۔

771

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

منگل، 29-جون 2021

(یوم الثلاثہ، 18-ذیقعد 1442 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ
يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ
لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۸

سورۃ التحریم، آیت-8

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔ جس دن اللہ رُسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو۔ ان کا نُور دوڑتا ہو گا ان کے آگے اور ان کے دہنے۔ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نُور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے (8)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مر کے اپنی ہی اداؤں پہ اَمر ہو جاؤں
ان کی دہلیز کے قابل میں اگر ہو جاؤں
ان کی راہوں پہ مجھے اتنا چلانا یا رب
کہ سفر کرتے ہوئے گردِ سفر ہو جاؤں
زندگی نے تو سمندر میں مجھے پھینک دیا
اپنی مُٹھی میں وہ لے لیں تو گوہر ہو جاؤں
آرزو اب تو مظفر کوئی ہے تو یہ ہے
جتنا باقی ہوں مدینے میں بسر ہو جاؤں

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1200 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ محنت کے زیر انتظام سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*1200: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے زیر انتظام کتنے سکول / کالج کس کس جگہ پر چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(د) ان کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) سال 18-2017 میں ان کی بلڈنگ پر کتنی رقم خرچ کی گئی تھی اور موجودہ مالی سال 19-2018 میں ان کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں؟

(و) کیا ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت درج ذیل سکول چل رہے ہیں۔

نمبر شمار	سکول	پتہ
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد

2- ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)-ایوننگ شفٹ جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد

3- ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد

4- ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)-ایوننگ شفٹ جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد

5- ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) 153ر-ب، فیصل آباد

6- ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) 70ر-ب، فیصل آباد

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی خالی اسامیوں کی تعداد 73 ہے گریڈ وار خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول	عہدہ	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں	کل خالی اسامیاں
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	13	4	16
		عربی ٹیچر	14	1	1	
		پی ٹی آئی	14	2	1	
		ایس ایس ٹی	14	30	1	
		سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	18	9	
2-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	13	13	13
3-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	12	7	17
		پی ٹی آئی	14	2	1	
		سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	18	9	
4-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	13	12	13
		پی ٹی آئی	14	1	1	
5-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)-153ر-ب	ای ایس ٹی	14	6	6	7
		پی ٹی آئی	14	1	1	
6-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)، 70ر-ب	ای ایس ٹی	14	6	5	7
		ایس ایس ٹی	16	1	1	
		ایس ایس ٹی (آئی ٹی)	16	1	1	

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مندرجہ بالا اسامیوں میں (علاوہ ایس ایس ٹی) تمام عہدوں پر بھرتی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) ان سکولوں میں 5700 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی سکول وار تعداد درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول	طالب علموں کی تعداد
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی	1533

2۔	ورکرزویلفیئر سکول(بوائز) ایوننگ شفٹ،جوہر لیبر کالونی	489
3۔	ورکرزویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(گرلز)،جوہر لیبر کالونی	1735
4۔	ورکرزویلفیئر سکول(گرلز) ایوننگ شفٹ،جوہر لیبر کالونی	509
5۔	ورکرزویلفیئر سکول(بوائز)۔153ر۔ب	640
6۔	ورکرزویلفیئر سکول(گرلز)،70ر۔ب	794

(د) ان تمام سکولوں کی بلڈنگز تسلی بخش حالت میں ہیں۔

(ہ) سال 18-2017 میں ان سکولوں کی بلڈنگ پر خرچ کی گئی اور موجودہ مالی سال 19-2018میں ان کے لئے مختص کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول	تفصیل اخراجات برائے مالی سال18-2017	تفصیل مختص کردہ رقم برائے مالی سال19-2018
1۔	ورکرزویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(بوائز)، جوہر لیبر کالونی فیصل آباد	--	900,000/-
2۔	ورکرزویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(گرلز)، جوہر لیبر کالونی	5,19,836/-	900,000/-
3۔	ورکرزویلفیئر سکول(بوائز)۔153ر۔ب	--	834,000/-
4۔	ورکرزویلفیئر سکول(گرلز)،70ر۔ب	--	700,000/-
	ٹوٹل	5,19,836/-	3,334,000/-

(و) جی ہاں! ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں تو کیا وزیر صاحب مجھے اس بارے میں latest position بتانا پسند فرمائیں گے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) کے اندر 6 اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر سکول(بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی میں کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) جوہر لیبر کالونی میں 7 اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر سیکنڈری سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی میں

2اسامیاں خالی ہیں۔ورکرز ویلفیئر سکول(بوائز) 153۔ر۔ب میں 2اسامیاں خالی ہیں۔ورکرز ویلفیئر سکول(گرلز)70۔ر۔ب میں 6اسامیاں خالی ہیں۔اس طرح یہ کل 23اسامیاں خالی ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!یہ وہی سوال ہے جس کی جانب میں پچھلے اجلاسوں میں بھی آپ اور اس ایوان کی توجہ دلاتا رہا ہوں۔جواب کے جز(ب)میں لکھا گیا ہے کہ Subject Specialists کی منظور شُدہ اسامیاں 18ہیں اور ان میں سے 9اسامیاں خالی ہیں۔پچھلی بار یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ان اسامیوں کو مشتہر کر کے اہل لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا لیکن ابھی تک اس پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں ہو سکا تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اتنی زیادہ تعداد میں اسامیاں خالی کیوں ہیں؟

جناب سپیکر!ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(بوائز)جوہر لیبر کالونی میں ای۔ایس۔ٹی کی 4اسامیاں خالی ہیں۔عربی ٹیچر کی ایک اسامی خالی ہے۔پی ٹی آئی کی ایک سیٹ خالی ہے۔ایس۔ایس۔ٹی کی ایک سیٹ خالی ہے۔سبجیکٹ سپیشلسٹ کی 9اسامیاں خالی ہیں۔اسی طرح ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری(گرلز) لیبر کالونی میں ای۔ایس۔ٹی کی کل منظور شُدہ اسامیاں 12ہیں اور ان میں سے 7اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔جب سکول میں پڑھانے کے لئے اساتذہ ہی موجود نہیں تو پھر محکمہ کی کیا performance ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت و انسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل(جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر!جب معزز ممبر نے یہ سوال دیا تھا تو اس وقت خالی اسامیوں کی تعداد 146 تھی اور میں نے updated information دی ہے یعنی اب صرف 23اسامیاں خالی ہیں۔اساتذہ کی ساری بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے جو کہ under process ہے۔پنجاب پبلک سروس کمیشن میں بہت زیادہ محکمہ جات کی طرف سے خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کی requisition بھجوائی گئی ہے۔ان کے پاس بہت زیادہ کام ہے بہر حال محکمہ محنت و انسانی وسائل اس کو follow کر رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد یہ خالی اسامیاں پُر ہو جائیں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہم ہر بات پنجاب پبلک سروس کمیشن پر ڈال کر فارغ ہو جاتے ہیں۔پچھلے اجلاس میں آپ نے یہ رولنگ دی تھی کہ "منسٹر

صاحب! جہاں تک ہو سکے آپ نے ان خالی اسامیوں پر بھرتی مکمل کروانی ہے"۔ آج وزیر صاحب نے یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر جو جواب دیا ہے اس پر میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ غلط بیانی کر رہے ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ محکمہ نے ہی ان کو غلط information مہیا کی ہو لیکن مجھے اس جواب کی جو تفصیل مہیا کی گئی ہے اس کے مطابق ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) میں 16 اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی میں 13۔ اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول میں 17 اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز) میں 13 اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز) 153۔ ر۔ ب میں 7 اسامیاں خالی ہیں۔ ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) 70۔ ر۔ ب میں بھی 7 اسامیاں خالی ہیں۔ تو کہنے کا point یہ ہے کہ اگر PPSC کے ذریعے بھی بھرتی مکمل نہیں ہو سکتی تو پھر ہم کہاں جا کر روئیں؟ اگر ہم عوام کا رونا اس ہاؤس کے اندر نہیں سنائیں گے اور متعلقہ منسٹر صاحب تک یہ بات نہیں پہنچائیں گے تو مجھے یہ بتائیں کہ اس سے بڑا forum کون سا ہے جہاں پر جا کر میں عوام کا رونا روؤں؟ ہمارے بچے ہاتھوں میں ڈگریاں لئے پھر رہے ہیں جو ہمارے لئے باعث شرم ہے۔ آپ بھی اپنے حلقے کے لوگوں کو deal کرتے ہیں، آپ بھی جب اپنے دفتر میں بیٹھتے ہوں گے تو آپ کے سامنے بھی CV's کے ڈھیر لگتے ہوں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور PPSC کے پاس کب سے گئی ہوئی ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ان اسامیوں پر بھرتی COVID کی وجہ سے لیٹ ہو رہی ہے۔ معزز ممبر کے پاس جو figures ہیں وہ updated نہیں ہیں۔ جہاں جہاں پر یہ 7/7 اسامیاں خالی بتا رہے ہیں وہاں پر اب 2/2 اسامیاں خالی رہ گئی ہیں میں انہیں یہی بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے خود کہا ہے کہ اسامیاں خالی ہیں جن پر PPSC والے بھرتی کا process کر رہے ہیں تو یہ process کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! COVID کی وجہ سے تھوڑا delay ہوتا رہا ہے اب اُس پر process ہو رہا ہے اور کوشش کریں گے کہ دو مہینے کے اندر

اندر ان اسامیوں پر بھرتیاں ہو جائیں وگرنہ ہم Chief Minister صاحب سے approval لے کر خود ان پر بھرتیاں کر لیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ Chair کی طرف سے کوئی ایسی assurance ضرور مل جائے جس سے پنجاب کے عوام کو بھی یہ تسلی ہو جائے گی ہماری بات کرنے والا بھی کوئی اسمبلی کے اندر موجود ہے۔ آپ بڑی اچھی طرح اس بات کو سمجھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو grass-roots level سے یہاں تک پہنچایا اور عزت دی ہے۔ مجھے بتائیں کہ یہ جواب میں نے لکھا ہے؟ یہ جواب متعلقہ محکمہ نے دیا ہے جو میں یہاں پر پڑھ کر سُنا رہا ہوں۔ میں اگر ان کے جواب پر اعتبار نہ کروں تو مجھے یہ بتائیں کہ پھر میں کس بات پر اعتبار کروں؟

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو ابھی pend کر لیتے ہیں اور پھر جلدی اجلاس ہونا ہی ہے تب تک exact پتا چل جائے گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔ سوال نمبر پکاریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2229 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں محکمہ کی طرف سے لیبر کالونیاں اور فلیٹس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*2229: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کی طرف سے لیبر کالونیاں اور صنعتی کارکنوں کے لئے فلیٹس بنائے گئے ہیں؟

(ب) یہ کالونیاں اور فلیٹس کب بنائے گئے تھے اس وقت فیصل آباد میں صنعتی کارکنوں کی تعداد کتنی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت فیصل آباد میں صنعتی کارکنوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کارکنوں کے لئے 20/15 سال کے عرصہ میں کوئی لیبر کالونی / فلیٹس نہ بنائے گئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر اور ضلع کی حدود میں مزید لیبر کالونی فلیٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی ہاں! ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے صنعتی کارکنوں کے لئے 07 لیبر کالونیز اور 512 ملٹی سٹوریز فلیٹس بنائے گئے ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں سات لیبر کالونیز اور 512 ملٹی سٹوریز فلیٹس کی تفصیل مع رجسٹرڈ شدہ صنعتی کارکنان کی تعداد حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام لیبر کالونی	سال الاٹمنٹ	رجسٹرڈ صنعتی کارکنان کی تعداد بالمقابل سال الاٹمنٹ	ریمارکس
1۔	ملٹی سٹوریز فلیٹس جڑانوالہ روڈ فیصل آباد	1976	47000	فلیٹس 1976 میں تعمیر ہوئے۔
2۔	جوہر لیبر کالونی حاجی آباد شیخوپورہ روڈ فیصل آباد کلیم شہید لیبر کالونی نڑ والا روڈ غلام محمد آباد فیصل آباد آئی۔ آئی چندری گڑھ لیبر کالونی نزد حسین شوگر ملز جڑانوالہ فیصل آباد	1987	81000	مذکورہ کالونیز کی الاٹمنٹ 1987 میں ہوئی۔ ڈویلپمنٹ 1997 میں مکمل ہوئی۔
3۔	راجہ غضنفر علی خان لیبر کالونی جڑانوالہ روڈ مکوآنہ فیصل آباد	1987	81000	مذکورہ لیبر کالونی کی ڈویلپمنٹ نا مکمل ہے۔
4۔	حسین شہید سہروردی لیبر کالونی چک نمبر 241 ر ب چنچل سنگھ والا جھنگ روڈ فیصل آباد محمد بن قاسم لیبر کالونی شیخوپورہ روڈ کھرڑیانوالہ فیصل آباد	1988	82560	مذکورہ لیبر کالونیز کی ڈویلپمنٹ نا مکمل ہے۔
5۔	ٹیپو سلطان لیبر کالونی جڑنوالہ روڈ کھرڑیانوالہ فیصل آباد	1996	120500	مذکورہ لیبر کالونی کی ڈویلپمنٹ نا مکمل ہے۔

(ج) درست ہے کہ بمطابق ریکارڈ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر فیصل آباد اس وقت رجسٹرڈ صنعتی کارکنان کی تعداد 2 لاکھ 57 ہزار 6 سو 97 ہے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) چونکہ ضلع فیصل آباد میں بہت سی غیر آباد کالونیز ہیں اور Sick لیبر کالونیز کی آباد کاری / Rehabilitation کے لئے کمیٹی بنائی گئی تھی جس کی ابھی تک سفارشات موصول نہیں ہوئیں۔ ادارہ Sick لیبر کالونیز کی آباد کاری چاہتا ہے۔ لہٰذا کسی بھی نئی لیبر کالونی یا فلیٹس بنانے کی تجویز ابھی زیرِ غور نہیں۔ لیکن اگر صنعتی کارکنان کی طرف سے demands آئی تو اس تجویز کو ادارہ میں زیرِ بحث لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کارکنوں کے لئے 20/15 سال کے عرصہ میں کوئی لیبر کالونی فلیٹس نہ بنائے گئے ہیں؟ اس پر وزیر موصوف وضاحت فرما دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت و انسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ 20/15 سال کے عرصے میں کوئی لیبر کالونی فلیٹس نہیں بنائے گئے۔ 20/15 سال بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے اور ہمیں ابھی تین سال ہوئے ہیں تو میں یہ بتا سکتا ہوں کہ پچھلے تین سال کے اندر ہم نے اس حوالے سے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں۔ پچھلی حکومت میں لیبر کالونی کے حوالے سے مالکانہ حقوق دینے پر Chief Minister صاحب نے announce کیا تھا اُس کے اوپر audit objection آیا جس کی وجہ سے بہت سی buildings جو بن چکی تھیں لیبر کو وہ فلیٹس بھی نہیں مل رہے تھے۔ ہماری حکومت نے اُس audit objection کو ختم کیا اور دوبارہ rental policy کے اندر لے کر آئے کہ جو buildings بن چکی ہیں کم سے کم اُن کی حالت خراب نہ ہو۔ ملتان اور لاہور میں کوئی 14 سو فلیٹس دیئے گئے اور اُس کے بعد ہم نے کوشش کی کہ کوئی ایسا way out نکالا جائے کیونکہ پنجاب کے اندر جتنی لیبر کالونیاں ہیں وہاں 90 فی صد قبضے ہو چکے ہیں وہاں پر لیبر

نہیں رہ رہی۔ اُس حوالے سے ہماری حکومت نے یہ بہت بڑا اقدام اُٹھایا ہے کہ مالکانہ حقوق کی پالیسی کو cabinet سے approve کرایا اور اب اس میں پنجاب بنک ہمارے ساتھ شامل ہے تو اب لیبر کو آسان اقساط کے اوپر فلیٹس دیئے جائیں گے اور وہ اُن فلیٹس کے مالک ہوں گے۔ یہ بہت بڑا issue تھا جس کو ہماری حکومت نے resolve کیا ہے اور یہ issue resolve ہونے کے ساتھ ساتھ اب ہمارا target ہے کہ ہر ضلع کے اندر لیبر کالونیاں دی جائیں اُس کے اوپر کام شروع ہے اور بہت جلد یہ لیبر کالونیاں بننا شروع ہو جائیں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال گندم، جواب چنا۔ میں specific بات کرنا چاہوں گا۔ جواب کے اندر multi story flats جڑانوالا روڈ، فیصل آباد لکھا ہے اور اس کی allotment کی date 1976 کی دی ہے۔ میں وزیر موصوف کی اس بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ وہ لوگ لیبر کے نہیں ہیں جنہوں نے وہاں پر قبضے کئے ہوئے ہیں یا لیبر طبقے نے یہ فلیٹس خرید کر آگے کسی کو فروخت کر دیئے ہوئے ہیں۔ میری specific بات یہ ہے کہ multi story flats جڑانوالا روڈ، فیصل آباد کے حوالے سے پچھلے تین سال سے اسمبلی سیکرٹریٹ میں بھی اور ان کے محکمہ کے اندر بھی مختلف قسم کی شکایات اور درخواستیں آئی ہیں اور وہاں سے اُن کے وفود بھی فیصل آباد جاتے رہے ہیں لیکن آج تک اُن فلیٹس کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے کوئی احکامات جاری نہیں کئے گئے۔ کیا وہاں پر بسنے والے مزدوروں کا کوئی حق نہیں ہے؟ اگر اُن کا حق ہے تو پھر کس چیز کی تاخیر ہے؟ کہیں سے فنڈز نہیں مل رہے یا کیا وجہ ہے؟ ان غریب مزدور لوگوں کے اوپر خطرہ منڈلا رہا ہے کیونکہ اُن فلیٹس کا سریا سیمنٹ چھوڑ چکا ہے جس کی وجہ سے کوئی حادثہ ہو گا۔ میں اس ہاؤس کے اندر آج پھر یہ باور کرا رہا ہوں کہ جڑانوالا روڈ فلیٹس میں کوئی بڑا حادثہ پیش آ سکتا ہے لیکن محکمہ جُوں کا تُوں ہے پتا نہیں وہ اس پر action کیوں نہیں لیتا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت وانسانی وسائل!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ اس حوالے سے ان کی حکومت نے بھی کوشش کی تھی کہ اُن لوگوں کو کچھ amount دے کر وہاں سے shift کیا جائے اُس کے بعد ہماری حکومت آئی تو ہم نے اُس amount کو

increase کیا کہ اُنہیں 5 سے 10 لاکھ روپیہ دے کر کسی اور جگہ پر shift کیا جائے۔ وہ فلیٹس 1990 سے declared dangerous ہیں کہ وہ کسی بھی وقت گر سکتے ہیں۔ ہم بھی administration کو بار بار لکھ کر دے رہے ہیں لیکن ساتھ ساتھ political interference آجاتی ہے۔ آج اگر آپ کی طرف سے clear direction ہو کہ اتنے ٹائم کے اندر اس مسئلے کو حل کیا جائے گا اور ہم اس کے لئے بالکل ready ہیں۔ ہمارے محکمے کی طرف سے کہیں پر بھی کوئی کوتاہی ہوئی تو اُس کی سزا بھگتنے کے لئے ہم بالکل حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! منسٹر صاحب نے بالکل صحیح بات کی ہے تو اس طرح کرتے ہیں کہ ان سارے سوالات کو next session تک pending کر لیتے ہیں تو next session میں یہ سارے سوالات دوبارہ لے آئیں گے۔

(اس مرحلہ جناب سپیکر نے محکمہ محنت و انسانی وسائل کے تمام سوالات کو pending کر دیا)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ٹھیک ہے، بہت شکریہ

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: جی، اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ زیرو آور نوٹس نمبر 524 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چو آسیدن شاہ میں بلڈ بنک اور دیہاتوں میں ڈسپنسریاں بنانے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چو آسیدن شاہ سمیت صوبہ بھر کے تمام THQ ہسپتالوں میں Blood Banks بنائے جائیں اور کسک (kusk)، سڈھاڈی (Sadhandi)، ڈھوک بھوسے (Dhok Bhoosay) تحصیل چو آسیدن شاہ میں میڈیکل ڈسپنسریز بنائی جائیں اور اس مسئلہ پر Zero Hour کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن
(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محکمہ سپیشلائز ہیلتھ کیئر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ہسپتالوں میں پارکنگ کا ٹھیکہ باقاعدہ شفاف tender کے ذریعے ایک سال کے لئے دیا جاتا ہے تاکہ ان کے parking rates Lahore Parking Company کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق ہوں۔ ٹھیکیدار ان منظور شدہ ریٹس کے مطابق فیس وصول کرتے ہیں اور اس کے بدلے میں ہسپتال میں پارکنگ کے معاملات احسن طریقے سے سرانجام دیتے ہیں تاکہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کو کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اس کے علاوہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کے لواحقین کی گاڑیوں کی حفاظت کرتے ہیں متعلقہ ہسپتال کی انتظامیہ اس عمل کی یقین دہانی کرتے ہیں کہ ٹھیکیدار مجوزہ فیس سے زیادہ چارج نہ کرے۔ اس کے علاوہ overcharging کی شکایت پر محکمہ فوری طور پر کارروائی کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ نوٹس نمبر 524 ہے۔ آپ غلط نوٹس کا جواب دے رہی ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن
(محترمہ یاسمین راشد): جی، جناب سپیکر! میں معذرت چاہتی ہوں آپ صحیح فرمارہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چلیں کوئی بات نہیں ہے اب آپ نوٹس نمبر 524 کا جواب دے دیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن
(محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چوآسیدن شاہ جو کہ چالیس بیڈز پر مشتمل تھا حکومت پنجاب محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے اس ہسپتال کی upgradation کی سکیم کے تحت ہسپتال کو 40 بیڈز سے بڑھا کر 80 بیڈز کی توسیع کر دی گئی ہے جو اس وقت جاری ہے اور تکمیلی مرحلے میں ہے اس سکیم کے تحت چوآسیدن شاہ ہسپتال میں بلڈ بنک بھی بنایا جارہا ہے تاہم حکومت یہ facility صوبہ بھر کے ان تمام THQs ہسپتالوں میں جن میں یہ سہولت موجود نہیں ہے مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کا انحصار فنڈز کی دستیابی پر ہے۔ جہاں تک village Kussak کا تعلق ہے جو کہ یونین کونسل Saloi میں واقع ہے اور اس کی آبادی صرف چار سو افراد پر مشتمل ہے اس یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت

Ratuchah موجود ہے جو کہ اس کے پاس کے دیہاتوں کو طبی سہولت مہیا کر رہا ہے۔ مزید بر آں ایک سول ڈسپنسری Saloi میں پہلے سے ہی کام کر رہی ہے۔ سدہانی ویلج جو کہ یونین کونسل آرا میں واقع ہے اور اس کی آبادی تقریباً اڑھائی ہزار ہے اور اس یونین کونسل میں Basic Health Unit آرا کے لوگوں کو طبی سہولت مہیا کر رہا ہے۔ مزید بر آں ایک سول ڈسپنسری جو کہ سابقہ ضلع کونسل نے بنائی تھی سدہانی ویلج پر ہی کام کر رہی ہے اس طرح اس علاقہ میں گورنمنٹ کی پولیسی کے مطابق جو کہ یونین کونسل میں ایک بنیادی مرکز صحت کی ہے BHU آرا کے یونین کونسل میں منظور شدہ ہے اور کام کر رہا ہے اور اس کے علاوہ ایک ڈسپنسری بھی سدہانی ویلج میں کام کر رہی ہے۔ ڈھوک پھوسے ویلج جو کہ یونین کونسل بشارت میں واقع ہے جس کی آبادی صرف پانچ سو افرد کے لگ بھگ ہے اس یونین کونسل میں رولر ہیلتھ سنٹر بشارت کام کر رہا ہے جو کہ اس پاس کے تمام دیہاتوں کو طبی سہولت مہیا کر رہا ہے اس لئے میڈیکل ڈسپنسری وہاں نہیں ہے کیونکہ اتنی ساری ڈسپنسریز موجود ہیں اس لئے مزید کسی اور ڈسپنسری کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرا خیال ہے آپ کا جواب آ گیا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 527 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ یہ نوٹس بھی ہیلتھ منسٹر صاحبہ! آپ کے متعلقہ ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا نوٹس نمبر 527 ہے۔

چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں نصب تھیلیم ٹیسٹنگ مشین کی مرمت کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!

"میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بحوالہ قومی اخبارات مورخہ 21جون 2021 کی خبر کے مطابق چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان انتظامیہ کی نااہلی کے باعث تھیلیم ٹیسٹنگ مشین 3ماہ سے بند ہے جس کا گیما کیمرہ (Gamma Camera) خراب ہے دور دراز سے آنے والے مریضوں

کو دوبارہ آنے کا کہا جاتا ہے۔ جس سے سینکڑوں مریض ذہنی اذیت کا شکار ہیں اوران کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ عوامی مشکلات کے پیش نظر اس مسئلہ پر زیرو آور کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے"

جناب سپیکر: کیا اس نوٹس کا جواب نہیں آیا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر و سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جی، جناب سپیکر! ابھی اس نوٹس کا جواب نہیں آیا آپ اس کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس نوٹس نمبر 527 کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم private members کا business take up کرتے ہیں۔ اس میں سب سے پہلے The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021 ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021. Mr. Sajid Ahmed Khan or any other mover may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) قرآن پاک پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ پنجاب 2021

MR. SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.Now, the question is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for passage of the Bill.

MR. SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021. Syed Usman Mehmood may move the motion for consideration of the Bill.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 10

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Syed Usman Mehmood may move the motion for passage of the Bill.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم قراردادیں لیتے ہیں۔ شیخ علاؤالدین کی ایک قرارداد pending چلی آرہی ہے۔ وزیر خزانہ نے جواب دینا ہے۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شیخ صاحب کی یہ قرارداد بڑی اہم ہے۔ یہ آٹھ دفعہ ہاؤس میں آئی ہے۔ یہ پڑھی جاچکی ہے لیکن اس کا جواب کوئی نہیں دے رہا۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ قرارداد pending کی جاتی ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد طاہر پرویز کی ہے۔ آپ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں، آپ کی سیٹ پیچھے ہے اس لئے آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔ مجھے سب کی سیٹیں یاد ہیں۔ آپ کی قرارداد پڑھی جا چکی ہے۔ یہ pending چلی آ رہی ہے۔ اس کا جواب وزیر مواصلات و تعمیرات نے دینا ہے۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محمد طاہر پرویز!

صوبہ میں چھوٹی بڑی شاہراہوں کے ساتھ سروس روڈز بنانے کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ قرارداد پچھلے تین اجلاسوں سے، میں تین دنوں کی بات نہیں کر رہا یہ تین اجلاسوں سے pending چلی آ رہی ہے۔ یہ قرارداد تین اجلاسوں میں پڑھی جاتی رہی اور اس قرارداد کے حوالے سے آپ مجھے بتائیں کہ اس میں ایسی کون سی غلط بات ہے جو منسٹر صاحب جواب دینے سے قاصر ہیں۔ یہاں بار بار یاد دہانی کے باوجود جواب نہیں آیا۔ حکومت کی طرف سے ویسے تو یہ بات کہی جاتی ہے کہ ہم مفاد عامہ کے کاموں پر بڑی توجہ دیتے ہیں۔ آپ خود توجہ دیکھ لیں۔ ہمیں پورا پنجاب دیکھ رہا ہے۔ اس قرارداد کے بار بار ایجنڈے پر آنے کے باوجود آج تک منسٹر صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے۔ اس پر Chair کی طرف سے کوئی نہ کوئی ایسی Ruling تو ضرور آنی چاہئے کیونکہ ممبران بڑی محنت کر کے کام لاتے ہیں اور اس کے بعد ایجنڈے پر لانا اس سے بھی مشکل کام ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ متعلقہ لوگوں کو آپ آخری warning جاری کریں کہ وہ یہاں House میں آ کر جواب دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات صحیح ہے۔ میں آئندہ ان کو ذاتی طور پر خود کہوں گا کہ آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! آپ اس حوالے سے کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے اس میں انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ صوبہ میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں۔۔ یہ قابل غور بات ہے کہ صوبہ میں تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں پر ٹریفک کا بے ہنگم رش دن بدن بڑھ رہا ہے اور جس کے باعث حادثات ہو رہے ہیں۔ ان کی تجویز یہ ہے کہ تمام بڑی اور چھوٹی شاہراہوں کے ساتھ سروس روڈز بنادی جائیں۔ اگر یہ کوئی ایک specific سڑک بتادیں تو وہ سڑک تو بنائی جا سکتی ہے لیکن اگر ہم across the board پورے صوبہ کے لئے یہ قرارداد منظور کر لیں کہ صوبہ میں ہر سڑک کے ساتھ سروس روڈ بنائی جائے گی تو اس بات کے لئے نہ ہی ہمارے وسائل اجازت دیتے ہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہو گا کیونکہ کسی جگہ پر سروس روڈ کے لئے جگہ موجود ہو گی اور کسی جگہ پر سروس روڈ کے لئے جگہ موجود نہیں ہو گی۔ اس لئے میری استدعا تھی کہ اگر یہ کسی specific سڑک کے لئے سروس روڈ چاہتے ہیں تو علیٰحدہ سے قرارداد لے آئیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح general قرارداد دینا کہ پورے صوبہ میں یہ لاگو کر دی جائے تو یہ مناسب نہیں ہو گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ میرا موقف ہے۔ آپ نے آج جیسے بیان کیا ہے تو اب حکومت کا موقف سامنے آیا ہے۔ آپ بیٹھ کر بات کرتے اور ہاؤس میں اس پر debate ہوتی اور اس پر ضرور discussion ہونی چاہئے۔ ہم تو یہ کہتے ہی نہیں ہیں کہ آپ کسی کے گھر کو گرا کر سڑکیں بنائیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جہاں پر ضرورت ہے۔ میں اب فیصل آباد کنال روڈ کی بات کرتا ہوں، چودھری ظہیر الدین صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں، فیصل آباد کنال روڈ کی جو سروس روڈ ہے اسے 500 فٹ بنا دیا جاتا ہے اور اس کے بعد 70 فٹ چھوڑ کر پھر آگے سے شروع کر دیا جاتا ہے۔ مجھے گورنمنٹ کی پالیسیوں کی سمجھ نہیں آتی جبکہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ جو مین روڈز ہوں گے ان کے ساتھ سروس روڈ بنائی جائے گی کیونکہ سائیکل والے یا گدھا ریڑھی والے یا جو بھی غریب لوگ ہیں جو slow traffic چلاتے ہیں وہ سروس روڈ سے گزرتی ہے اور پورے پاکستان میں ایسا ہی ہے لیکن ہمارے ہاں مسائل اسی طرح کے ہیں جیسے میں نے کنال روڈ کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ڈجکوٹ روڈ

اور سمندری روڈ کے ساتھ سروس روڈ کئی جگہوں سے بند اور کئی جگہوں سے کھلی ہوئی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وزیر مواصلات و تعمیرات یہاں آئیں اور اس پر properجواب دیں۔ ہم اپنی تجویز ان کو دیتے اور جو عوام کے لئے بہتر ہوتا وہ یہاں ہاؤس سے پاس کر کے بھیجتے۔ میری صرف اتنی سی گزارش ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چودھری صاحب! اپنی سیٹ پر نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اعتراض آیا ہے کہ آپ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں۔ اس لئے آپ اپنی سیٹ پر جا کر بات کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں اپنی کوتاہی پر معافی چاہتا ہوں۔ انہوں نے سائیکل سواروں اور پیدل چلنے والوں کے لئے بات کی ہے تو جناب نے 2005 میں ایک آرڈر کیا تھا کہ جو مین روڈز ہیں ان کے ساتھ 5/5 فٹ کے treated shoulders بنائے جائیں گے جو ان کے استعمال کے لئے ہوں گے اور جہاں پر right of way نہیں ہے وہاں پر یہ ممکن نہیں ہوتا۔ ویسے بھی اب سائیکل سواروں سے موٹر سائیکل سوار زیادہ ہیں۔ جہاں پر جگہ نہیں ہے وہاں کے لئے ایسا نہیں ہے لیکن آپ کے اس حکم پر ابھی بھی عملدرآمد ہو رہا ہے کہ سڑک کے ساتھ treated shoulders کا کہا گیا تھا تو 5 فٹ اور جہاں زیادہ جگہ ہوتی ہے وہاں 6 فٹ جگہ پیدل چلنے والوں اور سائیکل والوں کے لئے دی گئی ہے۔ یہ provision جناب کے وقت سے شروع ہے لیکن جیسے راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام پنجاب کی سڑکوں پر ایسا کیا جا سکے کہ ہر ایک کے ساتھ علیحدہ سروس روڈ بنائی جائے لیکن آپ نے جو treated shoulders کا کہا ہے وہ ممکن ہے اور اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اس کے لئے جناب دوبارہ حکم فرما سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ معزز رکن specific مثال دیں تو وہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اب خود کنال روڈ، ڈجکوٹ روڈ اور سمندری روڈ کا کہا ہے تو جہاں پر ہماری سروس روڈز بنی ہوئی ہیں اور نامکمل

ہیں متعلقہ محکمہ کو یہ ہدایت جاری کی جائے گی کہ وہ نامکمل سڑکوں کو مکمل کریں کیونکہ کسی جگہ سڑک شروع ہے تو اسے مکمل کیا جاسکتا ہے لیکن across the board پورے صوبہ میں سروس روڈز نہیں بنائی جاسکتیں۔

جناب سپیکر: جناب طاہر صاحب! آپ کے ذہن میں ایسی کوئی سڑک ہے تو آپ pin point کر کے ان کو دے دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کا حکم ہے۔ میں ان کے ساتھ بالکل share کر لیتا ہوں۔ فیصل آباد کی جن سڑکوں کو سروس روڈز کی ضرورت ہے تو وہاں پر تو کام ہونا چاہئے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ share کر لیں۔ اب یہ قرارداد dispose of کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب رمیش سنگھ اروڑا اپنی نشست پر کھڑے ہوئے)

جناب رمیش سنگھ اروڑا! آپ نے ابھی مجھے قرارداد دی ہے۔ اس طرح قرارداد take up نہیں ہوتی۔ قرارداد پیش کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ آپ قرارداد آفس میں جمع کرائیں گے، اس کی فائل تیار ہوتی ہے، اس پر محکمہ کی اور لاء منسٹر صاحب کی رائے آئے گی۔ قرارداد پیش کرنے کا طریق کار سب کے لئے ایک ہے۔ انہوں نے جو impact آئے گا اسے بھی دیکھنا ہے۔ اس کو legal طور پر دیکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرے محکمہ جات جن کے حوالے سے آپ نے یہ سب کچھ کہا ہے۔ اس طرح کی قرارداد یک دم نہیں آسکتی۔ اگر آپ کے ذہن میں تھا اور آپ کو پتا تھا کہ Private Members' Day آرہا ہے تو کم از کم ایک ہفتہ پہلے یہ قرارداد جمع کرا دیتے ہو سکتا ہے کہ لاء منسٹر صاحب کی طرف سے یہ ہمارے پاس آجاتی۔ اس طرح نہیں ہو سکتا کہ آپ اِدھر قرارداد دیں کہ فلاں سڑک کا نام اس طرح رکھ دیا جائے۔ اس طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے لئے ایک طریق کار ہے۔ میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ اس طرح نہیں ہو سکتا۔ جی، چودھری مظہر اقبال!

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال! آپ بات کر لیں۔

اشٹام فروشی کے لئے پالیسی بنانے کا مطالبہ

چودھری مظہر اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! منسٹر صاحب بھی موجود ہیں میں ایک بہت important issue پر ان کی موجودگی میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب بھر میں اشٹام فروش جو اشٹام کی فروخت سے اپنے روزگار کا حصول کرتے تھے۔ جب سے یہ e-Stamping اور online system شروع ہوا ہے ان کو اس system میں incorporate کرنے کے لئے کوئی password یا window دی جانی تھی تاکہ ان کا جو کاروبار اور روزگار اس سے وابستہ ہے اور ان کی جو خدمت لوگوں کو مہیا ہیں اس میں کوئی رخنہ نہ آئے لیکن کچھ دنوں سے ان کے سارے license معطل کر کے اور ان کو کسی واضح policy دیئے بغیر ان کو کہا گیا کہ اب future میں ان کی کوئی usage نہیں ہوگی۔ اس سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگ پورے صوبہ میں بے روزگار ہو جائیں گے تو اس کے لئے کوئی policy بنائی جائے اور جو اس اراضی ریکارڈ سنٹر کو computerize کرے اس میں ان کو کسی system کے تحت کوئی window یا password مہیا کیا جائے تاکہ ان کا بھی روزگار چلتا رہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ملک محمد انور!

وزیر مال (ملک محمد انور): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ stamp vendors کا جو system ہے اس کو e-Stamping پر کیا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ یہ جو لوگ ہیں ان کو ہم PITB کے ساتھ مل کر اس کو app کے ذریعے لے کر آ رہے ہیں۔ اس میں basically issue یہ تھا جو forgery اور غلط کام stamp papers پر ہوتے ہیں ان کو check کیا جائے جو legally established vendors ہیں ان کو passwords, ID cards اور access دی جائے۔ یہ system ابھی launch ہو رہا ہے اس میں ابھی کسی کے passwords اور IDs میں problems آ رہی ہیں انشاءاللہ چند دنوں تک اس کو streamline کر کے ٹھیک کر دیا جائے گا۔

چودھری مظہر اقبال: اس کا مطلب ہے جو legal vendors ہیں جو عرصہ دراز سے اپنی خدمت سرانجام دے رہے ہیں ان کو accommodate کیا جائے گا۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس میں کسی حد تک ان کو ہم accommodate کریں گے۔ جو زیادہ value کے stamp papers ہیں وہ اب Bank of Punjab سے issue ہو رہا ہے اور جو کم value کے ہیں ان کو یہ اشٹام فروش ہی فروخت کریں گے ہم کوشش کریں گے ان کی protection کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اپنا بیان دے دیں تاکہ ان لوگوں کی تسلی اور تشفی ہو سکے اور ان میں جو بے چینی پھیل رہی ہے اس کا مداوا ہو سکے۔

وزیر مال (ملک محمد انور): ان کی union میرے پاس آئی تھی ان کے ساتھ ہماری گفت و شنید چل رہی ہے اور ان کو ہم انشاءاللہ accommodate کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شہاب الدین صاحب! ایک منٹ چھچھر صاحب کو بات کر لینے دیں۔ میں ان کو پہلے کا کہا ہوا ہے جی چھچھر صاحب! یہ قرارداد آپ نے پہلے پڑھی ہے لیکن اس وقت منسٹر صاحب موجود نہیں تھے۔ آپ کے پاس قرارداد موجود ہے پھر اس پر بات کر لیں گے۔ جی منسٹر صاحب! آپ اب بات کر لیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب سبطین خان):۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے معزز ایوان سے گزارش ہے کہ محکمہ نے پہلی پہاڑ پلانٹیشن دیپالپور میں 80 already ایکڑ کا اور ہیڈ سلیمانکی کے مقام پر 83 ایکڑ کے پارک عوام کے لئے بنائے ہوئے ہیں جو کہ دونوں ضلع اوکاڑہ میں ہیں۔ اس کے علاوہ 22-2021 کا یہ ADP آیا ہے اس میں ہم نے Rehabilitation of Wild Park سلیمانکی اوکاڑہ ہے جہاں پہلے ہی تفریح پارک ہے، اس کے ساتھ wild park بھی addition کر دی ہے۔ اس کے علاوہ یہ جو Establishment of Wild Park at Zoo Okara اس کے لئے بھی 14 کروڑ روپے ہم نے اس ADP میں رکھ دیئے ہیں۔ جہاں تک افتخار چھچھر کی بات کا تعلق ہے تو جہاں تک انہوں نے بصیر پور پارک کا ذکر کیا ہے تو انشاءاللہ اگلے ADP میں کوشش کر کے اسے بھی شامل کر دیں

گے تا کہ پنجاب میں جتنے parks ہوں ،جتنے zoos ہوں ، جتنی development ہو، اس سے ہمیں خوشی ہوگی۔انشاءاللہ we will do it

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! ایک منٹ میں ان سے بات کرلوں ناں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان ! آپ بیٹھیں۔ آپ تو ماشاء اللہ تجربہ کار پارلیمنٹیرین ہیں۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: شکریہ۔ جناب سپیکر! سبطین خان صاحب بڑے بھائی ہیں، اگر وہ on the floor of the House assure کر رہے ہیں اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ floor پر خان صاحب غلط بات نہیں کرتے تو ٹھیک ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس طرح گزشتہ تین سالوں میں پنجاب اسمبلی میں بہت اچھی legislation ہوئی ہے اور آج کی یہ جو privilege amendment ہے تو یہ بہت اچھا کام ہے جس پر میں آپ کو اور سارے معزز ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری ایک humble request ہے کہ جو صوبائی subject اس پر اگر پنجاب کا معزز ایوان unanimously resolution pass کرتا ہے تو میرا point of view یہ ہے کہ اس پر من و عن عمل ہونا چاہئے لیکن میں نے جو study کیا ہے کہ 90 فیصد resolutions پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ اب کوئی فائدہ نہیں ہے کوئی ممبر خواہ وہ اس طرف سے ہے خواہ وہ اِس side سے ہے اور بالخصوص آپ کی ذات کی موجودگی میں اگر کوئی unanimously نہیں تو پھر پنجاب حکومت کو، جو total debate ہو رہی ہے ناں جی، منسٹر صاحب کا جواب آتا ہے ، معزز ممبر اپنا جواب دیتا ہے اور اس کے بعد اکثریت کے لحاظ سے unanimously ووٹنگ ہوگئی ہے تو میری humble request ہوگی کہ آپ کی موجودگی میں اگر کوئی resolution جو پنجاب حکومت کے متعلقہ ہے، وہ اگر اس معزز ایوان سے pass ہوتی

ہے تو وہ کسی ایک ممبر کی رائے نہیں ہے بلکہ اس میں total اس ہاؤس کی strength شامل ہو جاتی ہے جس پر من و عن عمل ہونا چاہئے جو کہ آج تک نہیں ہو رہا۔ Thank you very much

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ دیکھیں، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ ایسی قراردادیں ہوتی ہیں جیسے اب سبطین خان صاحب نے ایک جائز چیز دیکھی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے اس کے اوپر ہم کر لیں گے تو اس طرح کوشش یہی ہونی چاہئے کہ amicably اس طرح ہو جائے کہ مقصد بھی پورا ہو جائے اور اس کا کچھ فائدہ بھی ہو جائے۔ ہونا یہی چاہئے آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

جناب سپیکر! کچھ departments ایسے ہیں کہ وہاں پر تو سفارش بھی نہیں چلتی اور میں آج کی بات نہیں کر رہا بلکہ last 10,15,20 سال پیچھے جائیں، جو ایم پی ایز یا صوبائی اسمبلی کی اگر کوئی جائز سفارش بھی ہے وہ بھی مرکز سے متعلق تو اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا لیکن پنجاب کی حد تک تو یہ ہونا چاہئے ناں یا تو unanimously pass ہی نہ ہو یہاں سے۔ اگر ہوتی ہے تو اس پر پھر عمل درآمد ہونا چاہئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے جناب سمیع اللہ خان بات کر لیں پھر اس کے بعد شہاب الدین آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر سے پہلے میں اپنے ایک Zero Hour Notice جو کہ راولپنڈی رنگ روڈ کے حوالے سے تھا پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ پی ٹی آئی کی حکومت کی جو کرپشن کی کہانی ہے اس میں راولپنڈی رنگ روڈ کا سکینڈل ان کے ماتھے کا جھومر ہے۔ عرصہ دو ماہ سے یہ میرا notice چل رہا ہے۔ متعلقہ وزیر یہاں آ کر ان کمیٹیوں کی میٹنگ میں شرکت کرتے رہے ہیں جب راولپنڈی رنگ روڈ کا سارا جو بھی process ہو رہا تھا لیکن دو ماہ سے کوئی یہاں پر اس notice کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس حکومت کی governance اور صلاحیت پر آپ کو افسوس بھی ہو گا اور آپ کے لئے یہ

دلچسپی کا باعث بھی ہو گا۔ گزارش ہے کہ میں نے ایک paper پڑھنا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ paper آپ کے سامنے بھی ہو تاکہ آپ اس پر افسوس کا اظہار بھی کر سکیں اور آپ کے لئے یقیناً یہ ایک دلچسپی کا سامان بھی ہو گا۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ! آپ پڑھیں ناں کیونکہ یہ paper اِدھر آیا ہی ہو گا اور میں اسے دیکھ لیتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس کی کاپی آپ کو بھجوا رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب سمیع اللہ خان نے ایک paper جناب سپیکر کی طرف بھجوایا)

جناب سپیکر: نہیں، سُن لیں ناں سمیع صاحب! Zero Hour پر آپ کا notice pending کیا ہوا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، پوائنٹ آف آرڈر پر پھر اِس طرح سے بحث نہیں نہ ہو سکتی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف اسے point out کر دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، سمیع صاحب! وہ اِس طرح سے ٹھیک نہیں ہے۔ دیکھیں، ہم ہمیشہ اپوزیشن کی اور آپ کی بڑی قدر سے بات سُنتے ہیں اور بات مانتے بھی ہیں۔ اِس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اِس کو proper طریقے سے لائیں گے۔ اب مجھے یہ نہیں پتا کہ آپ کس وزیر کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں وزیر کی بات نہیں کر رہا اگر آپ مجھے بات پوری کر لینے دیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جب منسٹر صاحب آجائیں گے تو پھر آپ بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر مجھ سے پہلے بھی دیے ہیں اور میرے بعد بھی دینے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں اور مجھے کوئی issue نہیں ہے لیکن یہ زیادتی ہو گی کہ پوائنٹ آف آرڈر پر سب کی بات سُنیں اور میری بات نہ سُنیں۔

جناب سپیکر: نہیں، سمیع اللہ خان! آپ کی بات میں نے ہمیشہ سُنی ہے اور ہمیشہ آپ کی بات سُنی ہے۔ جی، جناب شہاب الدین!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں کافی دیر سے بات سُن رہا تھا، معذرت کے ساتھ جان کی امان پاؤں تو بات کروں کیونکہ جب سے اجلاس شروع ہوا ہے تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جیسے سمیع اللہ صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق بات کی تو میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جتنے Point of Orders اپوزیشن کو ملے ہیں یا ان کی out of turn قراردادیں مہربانی کرتے ہوئے آپ نے take up کی ہیں تو اس کے بعد بھی یہ آپ کا شکریہ ادا نہ کریں تو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سمیع اللہ خان ایوان سے اٹھ کر باہر چلے گئے)

جناب سپیکر! میں مختصر اً عرض کروں گا کہ ابھی اپوزیشن بنچز سے سڑکوں کی بات ہوئی جس کا Honourable Law Minister نے جواب دیا۔ میں بطور پارلیمانی سیکرٹری معزز ایوان میں موجود تھا شاید مجھے دیکھا نہیں گیا۔ میں اس ہاؤس کو گواہ بنا کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 2002 سے 2008 تک آپ کی حکومت رہی تو سڑکوں کی مرمت بھی ہوا کرتی تھی اور سڑکیں بحال بھی تھیں۔ ان سڑکوں کا بُرا حال کب ہوا، 2008 سے 2018 تک کے دوران شاید بُرا حال ہوا۔ میں دوبارہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ پنجاب میں کوئی سڑک M&R کے تحت 10 سالوں میں مرمت نہیں ہوئی۔ بطور پارلیمانی سیکرٹری مواصلات و تعمیرات میں نے پُورے پنجاب کا دورہ کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ بطور وزیر اعلیٰ آپ کے جانے کے بعد کسی سڑک کو نہیں دیکھا گیا۔ خوش قسمتی سے پی ٹی آئی کی حکومت نے ان سڑکات کو آہستہ آہستہ مرمت کرنا شروع کیا چونکہ پُورا پنجاب بہت بڑا صُوبہ ہے تو اِن شاء اللہ اب بھی اِس بجٹ میں M&R کے تحت اتنا پیسا رکھا گیا ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ ان سڑکوں کی rehabilitation اور widening ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کے حوالے سے گزارش کروں گا کیونکہ آج پرائیویٹ ممبر ڈے ہے۔ اُس دن بھی بجٹ speech پر مجھے کوئی لمبی بات نہیں کرنے دی تو آج میں دو تین منٹ آپ سے لُوں گا۔ میں نے اُس دن بھی river erosion کے حوالے سے بات کی کہ جب دریا کٹاؤ کرتا ہے تو وہ نہ مغرب دیکھتا ہے، نہ مشرق دیکھتا ہے، نہ شمال دیکھتا ہے اور نہ جنوب دیکھتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کے وزارت اعلیٰ کے دور میں، میں ڈسٹرکٹ ناظم تھا تو آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے ایک ایجوکیشن پالیسی اور ایک river erosion کے متعلق notify کیا تھا کہ دریائے ستلج، دریائے چناب اور دریائے جہلم کے متاثرہ لوگ، جو کہ landless ہو گئے ہیں، ایک مرلہ بھی اُن کے پاس کاشت کرنے کے لئے نہیں ہے جبکہ رہنے کے لئے اُن کے پاس چھت نہیں ہے، میں گزشتہ سے پیوستہ اسمبلی میں پورے پانچ سال چلّاتا رہا لیکن میری بات نہیں سُنی گئی۔ Honourable Law Minister بیٹھے ہیں، منسٹر ریونیو بیٹھے ہیں تو میں آپ کی توسط سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میانوالی، بھکر، لیہ، راجن پور، مظفر گڑھ اور رحیم یار خان ایسے اضلاع ہیں جہاں ایک سفید پوش آدمی چار پانچ مربع کا زمین دار ہوتا تھا لیکن اب اُس کے پاس ایک مرلہ زمین نہیں ہے اور وہ دربدر ٹھوکریں کھا رہا ہے جبکہ رہنے کے لئے اُس کے پاس چھت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے اِن اضلاع میں state land اِتنی پڑی ہوئی ہے، آپ کی وجہ سے ہمیں اس ہاؤس کی sovereignty نظر آ رہی ہے تو مجھے امید ہے کہ آج میری request پر آپ یہ Ruling دیں گے کہ SMBR کو کہیں، ہم زمینیں اپنے لئے نہیں چاہتے بلکہ ہم ان لوگوں کے لئے چاہتے ہیں جن کے پاس ایک مرلہ بھی زمین نہیں ہے اور state land اِتنی موجود ہے، میں اپنے ضلع کی بات کروں تو 7 رکھ اسے کہتے ہیں تو رکھوک لاکھوں ایکڑ رقبہ موجود ہے جو کہ بنجر پڑا ہوا ہے۔ اگر آپ 12، 12 ایکڑ گزارہ الاؤنس اُنہیں دے دیں اور ایک کنال یا دو کنال کی چھت وہیں پر رہنے کے لئے دے دیں تو پنجاب میں کوئی قیامت نہیں آ جانی۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں نے صرف یہی بات کرنی تھی اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے پنجاب کو 2002 سے 2008 تک جس طرح سنبھالا، میں گواہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذات گواہ ہے کہ اِس کے بعد جس حکومت نے اِس صُوبے کا جو حال کیا، میں اِس کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتا۔ اِن دریا بردگی کے لوگوں کو جن کے پاس ایک مرلہ بھی زمین نہیں ہے، اگر 12 ایکڑ

رقبہ اور رہنے کے لئے ایک کنال کی چھت اُنہیں فراہم کر دی جائے تو یہ بہت مہربانی ہو گی۔
Thank you very much.

جناب سپیکر: آپ کو یاد ہو گا کہ اِس میں تین چار چیزیں ہیں، میں بھی request کروں گا اور راجہ صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ واقعی راجہ صاحب! اُس وقت آپ کو یاد ہو گا کہ بڑا genuine مسئلہ تھا تو پھر ہم نے ایک سکیم بنائی تھی جس میں اُنہیں land بھی الاٹ کی تھی، جگہ بھی الاٹ کی تھی اور اُن کی کچھ help بھی کی تھی۔ دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے اُن کے سارے گھر دریا کے اندر آ گئے یا کئی جگہوں پر ایسا بھی ہوا کہ انہوں نے پیچھے جب کچھ بنانا شروع کیا تو اس وجہ سے بھی کٹاؤ آ گیا جس کا اثر آ گے ہوا تو پھر ہم نے اِس کا ایک سروے کر کے اور دیکھنے کے بعد ہم نے یہ کام شروع کیا تھا۔ اُس کا سروے کرنے، identify کرنے اور مالکانہ حقوق ٹرانسفر کرنے پر کم از کم تین چار ماہ لگے تھے۔ اب یہ سارا process حکومتِ پنجاب کے گوش گزار کریں گے، راجہ صاحب بھی کہیں گے اور باقی آپ کے سارے دوست بیٹھے ہیں تو سب کو کہنا چاہئے خاص طور پر ایسی جگہوں کے لئے تو انشاءاللہ سب کو مل کر ہی یہ effort کرنی پڑے گی اور پھر یہ کام ہو گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طاہر پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ، جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے there is no doubt کہ جو کام آپ نے کئے ہیں، آپ کو بھی پتا ہے کہ کوئی آپ کی تعریف کیوں کرتا ہے کیونکہ آپ بڑے جہاندیدہ آدمی ہیں اور کوئی کس طرح سے بات کرتا ہے اس کا ہمیں بھی پتا ہے، سب کو پتا ہے اور آپ کو خود ان سب سے بہت زیادہ پتا ہے۔ You are elder; you are experienced seasoned politician. یہ درست ہے کہ آپ نے اپنے دور اقتدار میں بہت زیادہ کام کیا ہے اس کو کوئی بھی deny نہیں کر سکتا۔ No one can deny it میں نہیں چاہتا تھا کہ یہ بات کروں کیونکہ میرا سردار صاحب سے بڑا پیار محبت والا رشتہ ہے۔ میں آپ کو ایک

humble submission کرتا ہوں کہ اس پر ایک دن رکھ لیں آپ کے دور کو نکال کر کیونکہ اگر آج آپ نہ ہوں میں معذرت کے ساتھ کہہ رہا ہوں تو یہ وہاں ایک دن بھی نہیں ٹھہریں گے، پھر دوبارہ کچھ لوگوں کا ضمیر جاگے گا اور وہ جنوبی پنجاب کا نعرہ لگا کر ہماری طرف آئیں گے۔ میرے پاس وہ لسٹ ہے جو سردار شہاب الدین صاحب ڈاکٹر توقیر سے سڑکوں کے لئے، نالیوں کے لئے اور گلیوں کے لئے کام لیتے رہے ہیں۔ کوئی ایک دن رکھ لیں اور سردار شہاب الدین صاحب کسی ٹی وی پر مجھ سے بحث کر لیں، میں ان کو مناظرے کا چیلنج کرتا ہوں۔ آپ کی ذات نکال کر یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے آپ کے بہت سارے کام آگے نہیں بڑھائے لیکن آپ کی ذات کو اس میں لا کر پھر دوبارہ more loyal than the king سردار شہاب الدین صاحب! میں آپ کو بڑے احترام کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ کوئی ایک دن رکھ لیں کہ میاں شہباز شریف صاحب نے village to market کتنی سڑکیں بنائی ہیں، آپ اس پر بات کر لیں۔ میں حیران ہوں کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں، ایک سیکنڈ میں ساری چیزیں بھول جاتے ہیں؟ آپ ادھر ہی کوئی دن رکھ لیں میں آپ کو پوری فائل دوں گا اور آپ نے جو کام ڈاکٹر توقیر شاہ سے لئے ہیں وہ میں گنواؤں گا۔ میرے پاس آپ کی ساری لسٹ موجود ہے۔ سردار صاحب! اس طرح کام نہیں چلے گا، پلیز آپ چودھری صاحب کو درمیان میں نہ لایا کریں۔ چودھری صاحب کی پورا ہاؤس عزت کرتا ہے۔ چودھری صاحب کی اپوزیشن بھی اتنی ہی عزت کرتی ہے جتنی آپ کرتے ہیں۔ آپ کو تو کوئی مجبوری ہو گی ہم تو دل سے ان کی عزت کرتے ہیں کیونکہ ہم ان کے منصوبوں کو جانتے ہیں۔ چودھری شجاعت حسین، اللہ پاک ان کو تندرستی دے وہ جرمنی سے 1122 کا سارا منصوبہ لے کر آئے تھے اور جو دوسرے کام شروع کئے تھے ان کاموں کی ساری دنیا معترف ہے لیکن خدا کے لئے سردار صاحب! چودھری صاحب کو درمیان میں نہ لائیں۔ آپ ایک خاندانی آدمی ہیں بڑے seasoned politician ہیں اور آپ کے بڑے بھی politicians تھے۔ جب شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ تھے اُس وقت آپ نے ڈاکٹر توقیر شاہ سے جو کام لئے تھے ان کی لسٹ میں آپ کو دوں گا۔ اس لئے آپ ایک دن اس پر debate رکھیں کہ ہم نے village to market کتنی سڑکیں بنائی ہیں۔ آپ چودھری صاحب کے درمیان نہ چھپیں، آپ اپنے تین سالوں کا حساب دیں کیونکہ آپ کا ضمیر زیادہ سے زیادہ دو ہفتے کے بعد پھر جاگے گا۔ بہت شکریہ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میں نے ایک ضروری اعلان کرنا ہے کہ کل مورخہ 30 جون 2021 کو ضمنی ڈیمانڈز ہیں۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میں نے ایک منٹ بات کرنی ہے پلیز مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ایک منٹ بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! میرا کرمانی خاندان سے ایک خاندانی تعلق ضرور ہے اور یہ بات آج میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں۔ مجھے سینیٹر آصف کرمانی نے ڈاکٹر توقیر شاہ کو ملنے کے لئے کہا تھا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر میں پچھلے پانچ سال میں ایک دفعہ بھی ڈاکٹر توقیر شاہ کے پاس گیا ہوں تو طاہر سندھو صاحب میرا گریبان پکڑ سکتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں ثابت کروں گا یا یہ resign کریں گے یا میں کروں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ان کے محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے مجھے اپنے چیمبر میں بلایا، اس بات کے رانا ثناء اللہ صاحب گواہ ہیں۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کوئی دن رکھ لیں میں ثابت کروں گا۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! یہ ایسے ہی بات کرتے ہیں، ہم نے اپوزیشن زیادہ دیکھی ہے اقتدار زیادہ نہیں دیکھا۔۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہو گیا ہے۔ کل مورخہ 30 جون 2021 کو سپلمنٹری ڈیمانڈز پر بحث، رائے شماری اور 5 بجے guillotine apply ہو گی۔ اب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 30۔ جون 2021 دوپہر 2 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔